السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میں ابھی چھوٹی عمر کی تھی اور بلوغت کو بھی نہیں پہنچی تھی، میرے دادا نے میری ناپسندیدگی کے باوجوداپنے پوتے سے میرا نکاح کر دیا، زفاف کے وقت بھی میں نے اس کے پاس جانے سے انکار کردیا جس کی وجہ سے کئی مشکلات بھی پیدا ہوئیں حتیٰ کہ معاملہ عدالت تک پہنچ گیا اورعدالت نے میرے حق میں فسخ کا فیصلہ دے دیا لیکن میرا چچا جوکہ اس نوجوان کا والد ہے، وہ اپنے بیٹے ہی سے میری شادی کرنے پر مصر ہے لیکن مجھے یہ رشتہ منظور نہیں، چچا کے خوف کی وجہ سے کیا مجھے اجازت ہے کہ میں عدالت میں جا کر اس شخص سے شادی کر لوں جو میرے والد کی زندگی میں شادی کا پیغام لے کر آیا تھا؟ کیا ولی کی اجازت کے بغیر یہ شادی صحیح ہوگی؟ یاد رہے کہ اب اس چچا کے سوا میرا اور کوئی ولی نہیں ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو چاہیے کہ پھر اسی عدالت میں جائیں جس نے پہلے نکاح کو فسخ کر دیا تھا اور قاضی کو بتائیں کہ آپ کے چچا نے آپ کو روک رکھا ہے اور کفو کے ساتھ شادی سے منع کر رکھا ہے تاکہ آپ کو اس طرح پریشان کر کے اپنے بیٹے سے شادی پر مجبور نہ کرسکے، قاضی کے سامنے جب یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ وہ ایک طویل مدت سے آپ کو شادی سے روک کر نقصان پہنچا رہا ہے تو وہ آپ کے چچا کی ولایت کو ختم کر کے کسی اور کو ولی مقرر کردے گا یا وہ خود ولی کے فرائض سر انجام دے گا کیونکہ:

((فالسلطان ولی من لاولی لہ)) (سنن أبي داؤد)

''جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم اس کا ولی ہے۔''

لیکن آپ کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنا نکاح خود کریں کیونکہ حدیث میں ہے :۔

((لاتزوج المرأة ولاتزوج المرأة نفسها)) (سنن ابن ماجہ)

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے۔''

نیز حدیث ((لانکاح الا بولی)) کا بھی یہی تقاضا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 166

محدث فتویٰ